خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 27- فروری 1999ء - 10 ذی قعدہ 1419 ہجری - 27 تبلیغ 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 46

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دائمی تقویٰ

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُمَا کُنْتَ

جہاں بھی تم ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو

(جامع ترمذی کتاب البر والصلہ باب فی معاشرۃ الناس)

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

ہماری جماعت کو یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ وہ اس امر کو مدنظر رکھیں جو میں بیان کرتا ہوں۔ مجھے ہمیشہ اگر کوئی خیال آتا ہے' تو یہی آتا ہے کہ دنیا میں تو رشتے ناطے ہوتے ہیں۔ بعض ان میں سے خوبصورتی کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ بعض خاندان یا دولت کے لحاظ سے اور بعض طاقت کے لحاظ سے۔ لیکن جناب الٰہی کو ان امور کی پروا نہیں۔ اس نے تو صاف طور پر فرما دیا کہ (-) اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزز و مکرم ہے جو متقی ہے۔ اب جو جماعت اتقیاء ہے خدا اس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اس کے نزدیک متقی ہے۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 177)

متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا' چوری' تلف حقوق' ریا' عُجب' حقارت' بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروّت' خوش خلقی' ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں۔ وہی اصل متقی ہوتے ہیں (یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں) اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولی ہو جاتا ہے

(-) حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ پکڑتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ ان کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتے ہیں۔ ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے۔ میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے تیار رہو۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے۔ جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 680-681)

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

○ جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا تھا۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک "بیوت الحمد منصوبہ" اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے۔ اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب' نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ چنانچہ 84 مستحق خاندان اس خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

○ احباب کرام کے علم کی خاطر پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیشکش بھی ہو سکتی ہے۔ آج کل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت چار لاکھ روپے ہے۔

○ حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی۔

○ حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں۔

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھجوائی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری - بیوت الحمد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر38

ریکارڈ شدہ 11- اکتوبر 1998ء
نشر 17- اکتوبر 98ء

آغاز میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

ہماری آپا شوکت اہلیہ ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم نے ایک امریکی اخبار میں چین کے متعلق شائع ہونے والے ایک معلوماتی مضمون کا ترجمہ کر کے بھجوایا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

چین کی تہذیب بہت پرانی تہذیب ہے۔ تمام دنیا میں جتنے علوم کے چشمے پھوٹے ہیں۔ اس میں چین کا اکثر جگہ دخل ہے اس لئے چین کو آپ معمولی نہ سمجھیں۔ بہت عظیم الشان قوم ہے۔ ان کے لئے دعا کرنی چاہئے اللہ ان کو عقل دے اگر یہ (احمدی) ہو جائیں تو دنیا کی بڑی خدمت کریں گے اس لئے یہ دعا ضرور کرنی چاہئے۔

چینی تہذیب اور علوم کی تاریخ کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ آجکل جو اکثر چیزیں ہمیں ملتی ہیں ان کا آغاز چین سے ہوا ہے۔ عثمان چینی صاحب نے ایک بہت حکمت کی بات کی ہے کہ چین میں اکثر علم انبیاء کے علم کے ذریعہ سے شروع ہوئے۔ اکثر علوم کا ماٰخذ نبی ہیں۔ نبیوں کو خدا تعالیٰ نے روشنی بخشی اور راہنمائی فرمائی اس کے نتیجہ میں اکثر علوم کا ماٰخذ بھی نبی ہی تھے۔

پھر بعض ایجادات کا تذکرہ فرمایا۔

نمبر1۔ ہاتھ سے دھکیلنے والی دو پہیوں والی گاڑی چینیوں نے 1700 سال پہلے ایجاد کی تھی۔ یورپ میں صرف 400 سال پہلے استعمال ہونی شروع ہوئی۔
نمبر2۔ زلزلہ کے متعلق معلومات مہیا کرنے والا آلہ
نمبر3۔ آکوپنکچر
نمبر4۔ کاغذ کی ایجاد
نمبر5۔ گھوڑے کی لگام
نمبر6۔ قطب نما
نمبر7۔ گن پاوڈر
نمبر8۔ سپنشن برج (Suspension Bridge)
نمبر9۔ نقشہ نویسی
نمبر10۔ کشتی کو پیچھے سے موڑنے کا Rudder بھی چینیوں نے ایجاد کیا۔
نمبر11۔ تیر کمان

اثناءِ گفتگو حضرت بدھؑ کے تذکرہ پر فرمایا:۔

بدھ چینی نہیں تھے ہندوستان کے ایک گاؤں کپل کے رہنے والے تھے۔ ان کے مذہب کا پرچار کشمیر میں ہوا۔ بعض لوگ ان کو ذوالکفل کہتے ہیں۔

قرآن کریم میں ذوالکفل آیا ہے۔ کپل کو عربی تلفظ میں کفل ہی کہیں گے چونکہ حضرت بدھ کپل گاؤں میں رہتے تھے اس لئے اس کو واپس ڈھالیں تو ذوالکپل کہیں گے اس پہ بہت تحقیق ہوئی ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک ہندوستانی نبی جو باہر کا تھا اس کا نام بھی قرآن مجید میں ہے۔ میرے خیال میں یہ درست ہے۔ یعنی بدھؑ مراد ہیں۔

دوران گفتگو مختلف محاوروں کے حوالے سے بعض اشعار سنائے گئے۔

آگ دی صیاد نے جب آشیانے کو مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتّے ہوا دینے لگے

بھنویں تنتی ہیں خنجر ہاتھ میں ہے تن کے بیٹھے ہیں
کسی سے آج بگڑی ہے کہ وہ یوں بن کے بیٹھے ہیں

آن کی آن میں۔ اس محاورے کے تذکرہ پر حضور نے فرمایا حضرت میر درد کا ایک بہت پیارا شعر سناتا ہوں سادہ سا ہے مگر بہت گہرا ہے۔ خدا کی صفات کے متعلق ہے۔

دل بھی تیرے ہی ڈھنگ سیکھا ہے
آن میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے

فرمایا۔

کل یوم ھو فی شان کے مضمون کی طرف اشارہ ہے۔

اے اللہ جو تیرا طریقہ ہے دل نے بھی وہی ڈھنگ سیکھ لئے ہیں۔

لطائف

○ ایک بچہ سیب پہ سیب کھائے جا رہا تھا بس ہی نہیں کر رہا تھا ماں نے ڈانٹا کہ بس کرو۔

بچے نے کھاتے کھاتے جواب دیا دیکھیں میرے استاد نے آج ہی مجھے پڑھایا ہے کہ آج کا کام کل پہ نہیں چھوڑنا۔ اس لئے آج میں کھائے ہی چھوڑوں گا۔

○ استاد نے لڑائیوں کے متعلق سبق دیا مثلاً پانی پت کی لڑائی، نپولین کی لڑائی۔ اس طرح دنیا میں لڑائیاں مشہور ہیں ایک دن استاد نے پوچھا کہ یہ بتاؤ کہ دنیا میں سب سے زیادہ خوفناک لڑائی کون سی تھی۔

ایک بچے نے ہاتھ کھڑا کر دیا۔ استاد نے کہا بتاؤ بچے نے کہا آپ وعدہ کریں کہ امی ابا کو تو نہ بتائیں گے پھر میں بتاؤں گا کیونکہ انہوں نے منع کیا ہوا ہے ہماری لڑائیوں کی باتیں باہر نہیں کرنی۔

○ ایک بچہ بہت دیر سے سکول پہنچا۔ استاد نے بہت ڈانٹا کہ تم ہمیشہ لیٹ آتے ہو آج تو بہت زیادہ لیٹ آئے ہو۔ بچے نے کہا استاد صاحب میری بات تو سن لیں آج میری چوری ہو گئی استاد نے کہا یہ تو بہت بُرا ہوا چلو یہ تو بتاؤ ڈاکو تم سے کیا چھین کے لے گئے بچے نے کہا ڈاکو ہوم ورک لے گئے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

اتوار 28- فروری 1999ء

12-35 رات۔ جرمن سروس۔
1-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔
1-55 رات۔ مجلس سوال و جواب از لندن 4-1-86
3-15 رات۔ بچوں کی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
4-20 رات۔ ڈینش زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ۔ خبریں۔
5-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
6-05 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-10 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ صداقت احمدیت۔
8-00 صبح۔ اردو کلاس۔
9-20 صبح۔ ڈینش زبان سیکھئے۔
9-50 صبح۔ چلڈرنز کلاس۔
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ۔ خبریں
11-30 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
12-05 دوپہر۔ خطبہ جمعہ۔ 99-2-26۔
1-15 دوپہر۔ مجلس سوال و جواب۔ از لندن۔ 4-1-86
2-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-40 دوپہر۔ اردو کلاس۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-40 شام۔ چینی زبان سیکھئے۔
6-10 شام۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-15 رات۔ بنگالی سروس۔
8-15 رات۔ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔ 95-7-23
9-20 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔ البانین پروگرام۔

پیر یکم مارچ۔ 1999ء

12-45 رات۔ جرمن سروس۔
1-50 رات۔ چلڈرنز کارنر۔
2-00 رات۔ چلڈرنز کارنر وقف نو۔
2-20 رات۔ درس القرآن۔ 98-1-27
3-55 رات۔ تقریر۔
4-25 رات۔ چینی زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔
5-55 صبح۔ چلڈرنز۔ سائنس کلب۔
6-05 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن۔ امریکہ۔ تقریر۔ عبادت کی اہمیت۔
7-00 صبح۔ لقاء مع العرب۔
8-05 صبح۔ اردو کلاس۔
9-05 صبح۔ چینی زبان سیکھئے۔
9-55 صبح۔ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
11-55 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ سائنس کلب۔
12-05 دوپہر۔ درس القرآن۔
1-40 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-45 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
4-00 سہ پہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ فٹ بال فائنل۔ ربوہ بمقابلہ سرگودھا۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-40 شام۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
6-05 شام۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-10 رات۔ بنگالی سروس۔
8-10 رات۔ ہومیو پیتھی کلاس۔
9-25 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔ ترکی پروگرام۔
11-05 رات۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔

منگل 2- مارچ- 1999ء

12-40 رات۔ جرمن سروس۔
1-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 11 از لجنہ پاکستان۔
2-05 رات۔ یو۔ کے۔ انصار اللہ کے اجتماع 98ء کی جھلکیاں۔
4-25 رات۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ درس الحدیث۔
5-50 چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 11۔
6-15 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-15 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ فٹ بال فائنل ربوہ بمقابلہ سرگودھا۔
8-10 صبح۔ اردو کلاس۔
9-15 صبح۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
9-45 صبح۔ ہومیو پیتھی کلاس۔
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں
11-55 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 11
12-15 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ۔
2-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-10 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
4-15 سہ پہر۔ طبی معاملات۔ زچہ بچہ کی دیکھ بھال۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-40 شام۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
6-10 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-10 رات۔ بنگالی سروس۔
8-15 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
9-20 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-20 رات۔ نارویجین پروگرام۔
11-05 رات۔ تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-30 رات۔ اردو کلاس۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد افضل فہیم صاحب

اللہ تعالیٰ کی صفات البرّ الودود

حضرت مسیح موعود کی پر کشش تحریرات

خدائی محبت کی برکات

یاد رہے کہ بندہ تو حسن معاملہ دکھلا کر اپنے صدق سے بھری ہوئی محبت ظاہر کرتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ اس کے مقابلہ پر حد ہی کر دیتا ہے۔ اس کی تیز رفتار کے مقابل پر برق کی طرح اس کی طرف دوڑتا چلا آتا ہے۔ اور زمین و آسمان سے اس کے لئے نشان ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے۔ اور اگر پچاس کروڑ انسان بھی اس کی مخالفت پر کھڑا ہو تو ان کو ایسا ذلیل اور بے دست و پا کر دیتا ہے۔ جیسا کہ ایک مرا ہوا کیڑا۔ اور محض ایک شخص کی خاطر کے لئے ایک دنیا کو ہلاک کر دیتا ہے اور اپنی زمین و آسمان کو اس کے خادم بنا دیتا ہے۔ اور اس کے کلام میں برکت ڈال دیتا ہے۔ اور اس کے تمام در و دیوار پر نور کی بارش کرتا ہے۔ اور اس کی پوشاک اور اس کی خوراک میں اور اس مٹی میں بھی جس پر اس کا قدم پڑتا ہے۔ ایک برکت رکھ دیتا ہے۔ اور اس کو نامراد ہلاک نہیں کرتا۔ اور ہر ایک اعتراض جو اس پر ہو اس کا آپ جواب دیتا ہے۔ وہ اس کی آنکھیں ہو جاتا ہے جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی زبان ہو جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے۔ اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے جن سے وہ دشمنوں پر حملہ کرتا ہے۔ وہ اس کے دشمنوں کے مقابل پر آپ نکلتا ہے۔ اور شریروں پر جو اس کو دکھ دیتے ہیں آپ تلوار کھینچتا ہے۔ ہر میدان میں اس کو فتح دیتا ہے۔ اور اپنی قضا و قدر کے پوشیدہ راز اس کو بتلاتا ہے۔ غرض پہلا خریدار اس کے روحانی حسن و جمال کا جو حسن معاملہ اور محبت ذاتیہ کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ خدا ہی ہے۔ پس کیا ہی بد قسمت وہ لوگ ہیں جو ایسا زمانہ پاویں اور ایسا سورج ان پر طلوع کرے۔ اور وہ تاریکی میں بیٹھے رہیں۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد نمبر21 ص225)

حسن روحانی کی تجلیات

روحانی قالب کے کامل ہونے کے بعد محبت ذاتیہ الٰہیہ کا شعلہ انسان کے دل پر ایک روح کی طرح پڑتا ہے۔ اور دائمی حضور کی حالت اس کو بخش دیتا ہے کمال کو پہنچتا ہے۔ اور تبھی روحانی حسن اپنا پورا جلوہ دکھاتا ہے۔ لیکن یہ حسن جو روحانی حسن ہے۔ جس کو حسن معاملہ کے ساتھ موسوم کر سکتے ہیں۔ یہ وہ حسن ہے جو اپنی قوی کششوں کے ساتھ حسن بشرہ سے بہت بڑھ کر ہے۔ کیوں کہ حسن بشرہ صرف ایک یا دو شخص کے فانی عشق کا موجب ہو گا جو جلد زوال پذیر ہو جائے گا۔ اور اس کی کشش نہایت کمزور ہو گی۔ لیکن وہ روحانی حسن جس کو حسن معاملہ سے موسوم کیا گیا ہے۔ وہ اپنی کششوں میں ایسا سخت اور زبردست ہے۔ کہ ایک دنیا کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اور زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ اور قبولیت دعا کی بھی درحقیقت فلاسفی یہی ہے کہ جب ایسا روحانی حسن والا انسان جس میں محبت الٰہیہ کی روح داخل ہو جاتی ہے۔ جب کسی غیر ممکن اور نہایت مشکل امر کے لئے دعا کرتا ہے۔ اور اس دعا پر پورا پورا زور دیتا ہے تو چونکہ وہ اپنی ذات میں حسن روحانی رکھتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے امر اور اذن سے اس عالم کا ذرہ ذرہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ پس ایسے اسباب جمع ہو جاتے ہیں جو اس کی کامیابی کے لئے کافی ہوں۔ تجربہ اور خدا تعالیٰ کی پاک کتاب سے ثابت ہے کہ دنیا کے ہر ایک ذرہ کو طبعاً ایسے شخص کے ساتھ ایک عشق ہوتا ہے اور اس کی دعائیں ان تمام ذرات کو ایسا اپنی طرف کھینچتی ہیں جیسا کہ آہن ربا لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ پس غیر معمولی باتیں جن کا ذکر کسی علم طبعی اور فلسفہ میں نہیں اس کشش کے باعث ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور وہ کشش طبعی ہوتی ہے۔ جب سے کہ صانع مطلق نے عالم اجسام کو ذرات سے ترکیب دی ہے ہر ایک ذرے میں وہ کشش رکھی ہے۔ اور ہر ایک ذرہ روحانی حسن کا عاشق صادق ہے اور ایسا ہی ہر ایک سعید روح بھی۔ کیوں کہ وہ حسن تجلی گاہ حق ہے۔ وہی حسن تھا جس کے لئے فرمایا گیا:۔

اسجدوا لآدم فسجدوا الّا ابلیس

اور اب بھی بہتیرے ابلیس ہیں جو اس حسن کو شناخت نہیں کرتے مگر وہ حسن بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے۔

نوح میں وہی حسن تھا جس کی پاس خاطر حضرت عزت جلشانہ کو منظور ہوئی اور تمام منکروں کو پانی کے عذاب سے ہلاک کیا گیا۔ پھر اس کے بعد موسیٰ بھی وہی حسن روحانی لے کر آیا جس نے چند روز تکلیفیں اٹھا کر آخر فرعون کا بیڑا غرق کیا۔ پھر سب کے بعد سید الانبیاء و خیر الوراء مولانا و سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ایک عظیم الشان روحانی حسن لے کر آئے جس کی تعریف میں یہی آیت کریمہ کافی ہے (-) یعنی وہ نبی جناب الٰہی کے بہت نزدیک چلا گیا اور پھر مخلوق کی طرف جھکا اور اس طرح پر دونوں حقوں کو جو حق اللہ اور حق العباد ہے ادا کر دیا۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ۔ روحانی خزائن نمبر21 ص219 تا221)

کامل محبت ہی نجات ہے

خدا کی کریمانہ عادت کے برخلاف ہے۔ خدا تعالیٰ ایسے بندہ کو جہنم میں ڈالے کہ جو اپنے سارے دل اور ساری جان اور کامل اخلاص سے اس کی محبت میں محو ہے۔ اور ایسا محو ہے کہ جیسا کہ سچی محبت کا تقاضا ہونا چاہئے۔ کسی کو اس کے برابر نہیں جانتا بلکہ ہر ایک کو اس کے مقابل پر کالعدم سمجھتا ہے۔ اور اپنے وجود کو اس کی راہ میں فنا کرنے کو طیار ہے۔ پھر ایسا شخص کیوں کر مورد عذاب ہو سکتا ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ کامل محبت ہی نجات ہے۔ بھلا تم سچ کہو کہ کیا تم اپنے ایک بچے کو جس سے تم بہت ہی محبت رکھتے ہو دانستہ آگ میں ڈال سکتے ہو؟ پھر خدا جو سراسر محبت ہے ان لوگوں کو جو اس سے پیار کرتے ہیں اور ذرہ ذرہ ان کا اس کی محبت میں مستغرق ہے کیونکر آگ میں ڈالے گا۔ پس کوئی قربانی اس سے بہتر قربانی نہیں ہے کہ انسان اس محبوب حقیقی سے اس قدر محبت کرے کہ خود وہ اس بات کو محسوس کرے کہ درحقیقت اس کے سوا کوئی اس کا محبوب اور پیارا نہیں اور نہ صرف اس قدر بلکہ اس کے لئے خود اپنے نفس کی محبت بھی چھوڑ دے۔ اور اس کے لئے تلخ زندگی اختیار کرے۔ جب اس نکتہ کمال تک پہنچ جائے گا تو بلاشبہ وہ نجات یافتہ ہے۔ اور اس مرتبہ محبت پر نہ کسی تناسخ کے چکر کی اس کو حاجت ہے اور نہ اس کو اپنے لئے کسی کو صلیب دینے کی ضرورت ہے۔ اور اس مرتبہ محبت پر انسان صرف خیالی طور پر اپنے تئیں نجات یافتہ قرار نہیں دیتا۔ بلکہ اندر ہی اندر وہ محبت اس کو تعلیم دیتی ہے کہ خدا کی محبت تیرے ساتھ ہے۔ اور پھر خدا کی محبت اس کے شامل حال ہو کر ایک سکینت اور شانتی اس کے دل پر نازل کرتی ہے اور خدا وہ معاملات اس سے شروع کر دیتا ہے جو خاص اپنے پیاروں اور مقبولوں سے کرتا آیا ہے۔ یعنی اس کی اکثر دعائیں قبول کر لیتا ہے اور معرفت کی باریک باتیں اس کو سکھلاتا ہے اور بہت سی غیب کی باتوں پر اس کو اطلاع دیتا ہے۔ اور اس کے منشا کے مطابق دنیا میں تصرفات کرتا ہے اور عزت اور قبولیت کے ساتھ دنیا میں اس کو شہرت دیتا ہے۔ اور جو شخص اس کی دشمنی سے باز نہ آوے اور اس کے ذلیل کرنے کے درپے رہے آخر اس کو ذلیل کر دیتا ہے۔ اور اس کی خارق عادت طور پر تائید کرتا ہے اور لاکھوں انسانوں کے دلوں میں اس کی الفت ڈال دیتا ہے۔ اور عجیب و غریب کرامتیں اس سے ظہور میں لاتا ہے اور محض خدا کے الہام سے لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف کشش ہو جاتی ہے۔ تب وہ انواع و اقسام کے تحائف اور نقد اور جنس کے ساتھ اس کی خدمت کے لئے دوڑتے ہیں۔ اور خدا اس سے نہایت لذیذ اور پر شوکت کلام کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے۔ جیسا کہ ایک دوست ایک دوست سے کرتا ہے۔ وہ خدا جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہے وہ اس پر ظاہر ہو جاتا ہے اور ہر ایک غم کے وقت اپنی کلام سے اس کو تسلی دیتا ہے۔ وہ اس سے سوال و جواب کے طور پر اپنے فصیح اور لذیذ اور پر شوکت کلام کے ساتھ باتیں کرتا ہے۔ اور سوال کا جواب دیتا ہے اور جو باتیں انسان کے علم اور طاقت سے باہر ہیں۔ وہ اس کو بتلا دیتا ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن نمبر23 ص419-420)

خدا نما وجود

خدا نے انسان کی ایسی فطرت رکھی ہے کہ وہ ایک ایسے ظرف کی طرح ہے جو کسی قسم کی محبت سے خالی نہیں رہ سکتا اور خلا یعنی خالی رہنا اس میں محال ہے۔ پس جب کوئی ایسا دل ہو جاتا ہے کہ نفس کی محبت اور اس کی آرزوؤں اور دنیا کی محبت اور اس کی تمناؤں سے بالکل خالی ہو جاتا ہے اور سفلی محبتوں کی آلائشوں سے پاک ہو جاتا ہے تو ایسے دل کو جو غیر کی محبت سے خالی ہو چکا ہے۔ خدا تعالیٰ تجلیات حسن و جمال کے ساتھ اپنی محبت سے پر کر دیتا ہے۔ تب دنیا اس سے دشمنی کرتی ہے۔ کیوں کہ دنیا شیطان کے سایہ کے نیچے چلتی ہے۔ اس لئے وہ راستباز سے پیار نہیں کر سکتی۔ مگر خدا اس کو ایک بچہ کی طرح اپنے کنار عاطفت میں لے لیتا ہے۔ اور اس کے لئے ایسی ایسی طاقت الوہیت کے کام دکھلاتا ہے جس سے ہر ایک دیکھنے والے کی آنکھ کو چہرہ خدا کا نظر آ جاتا ہے۔ پس اس کا وجود خدا نما ہوتا ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ خدا موجود ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن نمبر22 ص56-57)

"برّ عطوف مأمن الغرباء
ذو رحمۃ و تبرع و عطاء"

وہ حسن سلوک کرنے والا مہربان، مصیبت زدوں کے لئے جائے امن ہے۔ وہ رحمت و احسان اور بخشنے والا ہے۔

(القصائد الاحمدیہ۔ ص281)

"ودود یحب الطائعین ترحما
ملیک فیزعج ذا شقاق و یُعصر"

وہ بہت محبت کرنے والا ہے۔ فرمانبرداروں سے ازراہ شفقت پیار کرتا ہے۔ وہ بادشاہ ہے سو وہ مخالفوں کو مضطرب کر دیتا ہے اور گھیرے میں لے لیتا ہے۔

(القصائد الاحمدیہ ص39)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا
ہم کو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا
اس بن نہیں گذارا غیر اس کے جھوٹ سارا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط دوم آخر

ریاض محمود باجوہ صاحب

حضرت سید میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی

(5) جب حضرت بھائی عبد الرحمان صاحب قادیانی اپنے گھر کو خیرباد کہہ کر سیالکوٹ پہنچے تو آپ کی ہی تحریک پر آپ سے ایک خط مولانا عبدالکریم سیالکوٹی کے نام لے کر قادیان گئے اور حضرت اقدس کی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

(رفقاء احمد جلد نہم ص 55، 56)

(6) سیرت المہدی حصہ سوم میں ہے کہ ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال کے والد محترم شیخ نور محمد صاحب کی بیعت کے محرک بھی آپ اور مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی..... تھے۔ شیخ نور محمد صاحب نے غالباً 92-1891ء میں بیعت کی تھی۔ ان دنوں ڈاکٹر محمد اقبال سکول میں پڑھتے تھے۔ انہی دنوں سعد اللہ لدھیانوی کی نظم کے جواب میں جو اس نے حضرت مسیح موعود(-) کے خلاف لکھی تھی علامہ اقبال نے بھی نظم لکھی جو حضرت مسیح موعود کی تائید میں تھی۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص 249)

سیرت واخلاق

آپ کی ظاہری صحت بہت اچھی تھی۔ بڑے ڈیل ڈول کے انسان تھے۔ چہرہ سے نور ٹپکتا تھا۔ نہایت منکسر المزاج اور حلیم الطبع اور رقیق القلب تھے۔ عزت نفس کا بھی خیال رکھتے۔ چنانچہ ایک واقعہ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے آپ کا "تحدیث نعمت" میں درج فرمایا ہے آپ لکھتے ہیں۔ "سید میر حامد شاہ صاحب ڈپٹی کمشنر کے فارسی دفتر کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ مسٹر ایبٹ ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ میں کسی سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر صاحب کے اجلاس کے کمرے میں موجود تھا۔ شاہ صاحب کچھ کاغذات پیش کر کے ان پر احکام لے رہے تھے۔ ایک رپورٹ پڑھی کہ آپ کے احاطے میں جو آم کے درخت ہیں ان کا پھل اتنی رقم پر نیلام ہوا۔ آپ کی منظوری کے لئے پیش ہے۔ مسٹر ایبٹ نے اپنے مخصوص درشت لہجے میں کہا "حامد شاہ کیا حکومت مجھے اڑھائی ہزار روپیہ ماہوار اس کام کے لئے دیتی ہے کہ میں ان چند روپوں کے متعلق رپورٹیں سنوں اور ان کی منظوری دوں؟" شاہ صاحب نے ان سے بھی بلند آواز میں جواب دیا "مجھے اس سے غرض نہیں قواعد میں لکھا ہے کہ آپ کی منظوری ضروری ہے اور قواعد آپ کی منظوری سے بنے ہوئے ہیں۔ یہاں دستخط کیجئے" مسٹر ایبٹ نے فوراً دستخط کر دیئے اور میری طرف دیکھ کر اور مسکرا کر کہا "شاہ صاحب خفا ہو گئے ہیں۔"

("تحدیث نعمت" ص 120-121)

حضرت شاہ کے کردار اور گفتار میں تقویٰ ہی تقویٰ تھا۔ آپ کی شان تقویٰ سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک واقعہ یوں بیان فرمایا ہے۔

"ایک شخص حق پر قائم رہنے کی خاطر قربانی دیتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کو ایک بڑی آفت سے غیر معمولی طور پر بچالیتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کی ایک مثال حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ اپنے کسی خطبے میں دی تھی یعنی سید حامد شاہ صاحب کے ایک بیٹے کی۔

حضرت سید حامد شاہ صاحب حضرت مسیح موعود کے بہت قریبی رفقاء میں سے تھے اور ایسے تھے جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سچائی اور روحانیت کا ایک بڑا مقام حاصل تھا۔ وہ ایک عدالت میں کسی عہدے پر تھے جس کا افسر اعلیٰ ڈپٹی کمشنر تھا' انگریز تھا' اس زمانے میں اکثر ڈپٹی کمشنر انگریز ہی ہوا کرتے تھے یا غالباً تمام تر انگریز ہوتے ہوں گے۔ بہرحال وہ انگریزی حکومت کے بڑے رعب داب کا زمانہ تھا۔ ان کے بیٹے کی کسی سے لڑائی ہو گئی اور ان کے بیٹے بہت مضبوط اور قد آور پہلوان تھے اور پہلوانی کیا کرتے تھے۔ تو جس طرح حضرت موسیٰؑ کے متعلق آتا ہے کہ ایک ہی مکے سے مدمقابل مارا گیا ان کے ایک ہی مکے سے اس مدمقابل کی جان نکل گئی اور ان پر قتل کا مقدمہ بنا دیا گیا۔ وہ ڈپٹی کمشنر خاص طور پر اس بات میں مشہور تھا کہ خواہ ناانصافی ہی کرنی پڑے اپنے انصاف کا شہرہ ضرور کرے اور سزا دینے میں سختی کر کے وہ سمجھتا تھا کہ اس سے میرا بڑا شہرہ ہو گا اور بڑا رعب داب ہو گا کہ یہ نہیں کسی کو چھوڑتا اس سے ڈر کے رہو' بچ کے رہو۔

"اس کی عدالت میں حضرت میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ تھے اور اس زمانے میں ایک انگریز ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں سپرنٹنڈنٹ ہونا آجکل کے چیف سیکرٹری ہونے سے بھی بڑی بات سمجھی جاتی تھی۔ اس نے یہ سوچا کہ ان کے بیٹے سے ایک قتل ہو گیا ہے' مشہور یہ ہوا ہے' مقدمہ پیش ہو گیا ہے۔ اور اگر میں نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا تو میری بدنامی ہو گی کہ میں چونکہ اپنے سپرنٹنڈنٹ سے تعلق رکھتا ہوں' اس کا لحاظ کرتا ہوں' اس کی لحاظ داری کی خاطر میں نے انصاف چھوڑ دیا۔ تو اس بات پر تلا بیٹھا تھا کہ میں ضرور اس کو پھانسی چڑھاؤں گا اور حضرت میر صاحب پر اتنا اعتماد تھا سچائی کے لحاظ سے کہ خود ان کو بلایا اور ان سے کہا کہ یہ واقعہ سنا ہے کہ ایسے ہوا ہے۔ انہوں نے کہا سنا تو میں نے بھی ہے مگر میں موقع پر موجود نہیں تھا تو انہیں کہا کہ پھر اگر اس نے کیا ہے تو اپنے بیٹے کو کہو کہ سچ بولے۔ میر صاحب نے اپنے بیٹے جن کا نام سید سید احمد تھا ان کو بلا کر نصیحت کی اور انہوں نے وعدہ بھی کر لیا۔ سید احمد پر جب اس کے دوستوں اور سیالکوٹ کے اور بااثر خاندانوں نے زور ڈالا۔ اس کو کہا کہ تم اپنے باپ کی باتوں میں آکر کیوں اپنی جان کھوتے ہو۔ تم جانتے ہو کہ قتل عمد نہیں ہے۔ اس لئے عدالت میں کبھی ہاں نہ کرنا اس کے بغیر ثبوت ہی کوئی نہیں ہے۔ اگر تم منکر ہو گئے تو عدالت تمہارے خلاف فیصلہ دے ہی نہیں سکتی تو وہ بے چارے اس عرصے میں پھر گئے۔ جب عدالت میں پیش ہوئے اور ڈپٹی کمشنر نے پوچھا تو انہوں نے کہا نہیں غلط بات ہے میں نے تو نہیں ایسا کیا۔ حضرت میر صاحب کی جو شان تقویٰ ہے وہ اس طرح ظاہر ہوتی ہے اسی وقت کھڑے ہوئے اور پہلے چونکہ پوچھ چکے تھے' پتہ تھا اب گواہی دے سکتے تھے۔ ڈپٹی کمشنر سے کہا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے اس سے پوچھیں کہ جو تم نے دایاں ہاتھ جیب میں ڈالا ہوا ہے یہ کیوں ڈالا ہوا ہے نکالو تو سہی' اس کا انگوٹھا دیکھیں جس زور سے اس نے مکا مارا تھا اسی وقت سے اس کا انگوٹھا جو ہے زخمی ہے اور اسی لئے آپ کی عدالت میں جیب میں ہاتھ چھپایا ہوا ہے تاکہ پتہ نہ لگ جائے۔ جب ہاتھ نکلوایا تو واقعی انگوٹھے پر وہ بہت زور سے' جو شدت سے مکا مارا تھا تو بعض دفعہ ضرب آجاتی ہے اس کی وجہ سے جو نشان تھا وہ سوجا ہوا تھا تو جج نے وہیں بات ختم کر دی اور اس کے بعد اس کی نیت ظاہری طور پر یہی تھی کہ ان کو پھانسی چڑھا دے گا۔ اب حضرت میر صاحب اپنی اولاد سے محبت بہت کرتے تھے یہ میں رحمانیت کی مثال دے رہا ہوں کہ وہ واقعہ مجھے اس ضمن میں کیوں یاد آیا اور اس کا کیا گہرا تعلق ہے۔ سچائی اور رحمانیت کا رشتہ کیا ہے۔ ان کو بہت پیار تھا اپنی اولاد سے ویسے ہی بہت شفیق تھے۔ انہوں نے جانماز بچھالی۔ رات کو رو رو کے گریہ وزاری شروع کی کہ اے میرے آقا تیری خاطر میں نے سچ بولا ہے تو حق ہے مگر تو جانتا ہے کہ میرے بچے کا قصور بھی کوئی نہیں اور مرا تو اس کے ہاتھوں ہے مگر بالعمد قتل نہیں ہے اس لئے بچانا بھی تو نے ہی ہے جس دن فیصلہ سنایا جانا تھا اس سے ایک دن پہلے اچانک اس ڈپٹی کمشنر کی تبدیلی ہو گئی اور فیصلہ سنائے بغیر اسی طرح رہ گیا۔ جو دوسرا ڈپٹی کمشنر آیا ہے اس نے جب کیس دیکھا تو اس نے کہا اس کے الفاظ یہ تھے کہ یہ کیا پاگلوں والی بات ہے ہم بھی تو کبھی جوان ہوا کرتے تھے ہمیں پتہ ہے کہ جوانی کے جوش میں مقابلے ہو جاتے ہیں لڑائیاں ہو جاتی ہیں ارادہ تو قتل کا نہیں ہوا کرتا اس لئے کیس ہی Dismiss کیا جاتا ہے اس میں کوئی جان نہیں۔"

("الفضل انٹرنیشنل 18، 25- اگست 95ء)

آپ کی وفات اور اولاد

آپ کی وفات ایک سبق آموز واقعہ تھی۔ جس سے آپ کا خلافت سے گہرا تعلق نظر آتا ہے۔ آپ بالکل ٹھیک ٹھاک تھے مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی علالت کی خبر نے آپ کو مضطرب کر دیا۔ آپ نے حضور کی صحت کے لئے بہت دعائیں کیں ایک دن.... اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر خاک پر سجدہ میں گر کر بہت دیر تک دعا کرتے رہے..... اسی دعا کے ساتھ آپ کو یقین ہو گیا کہ دعا قبول ہو گئی ہے اسی حالت میں نیچے اترے اور آکر فرمایا کہ دعا تو قبول ہو گئی مگر میں خود بیمار ہو گیا ہوں۔ چنانچہ اسی بیماری میں آپ 15 نومبر 1918ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

اس طرح حضرت شاہ صاحب اپنے مرشد و آقا پر قربان ہو گئے۔ اتفاق سے آپ کا 13- نومبر 1918ء کا لکھا ہوا حضور کے نام آخری خط 16- نومبر 1918ء کو ہی ملا جس دن ان کی وفات سے متعلق حضور کو تار موصول ہوئی۔

(الحکم 21- نومبر 1918ء ص 6)

حضور کے نام آخری خط کا مضمون یہ تھا۔

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی متعنا اللہ بطول حیاتک وسلمک اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور کی علالت طبع کے تغیرات کی اطلاع روزمرہ برابر مل رہی ہے۔ میری روح سخت فکر اور درماندگی سے دعا میں مصروف ہے۔ ہر ایک کارڈ کے آنے پر سرنگوں ہو جاتا ہوں۔ اور تہجد میں اور دیگر اوقات میں ہمہ تن مصروف دعا ہوں۔

احباب میں بھی ذکر کر دیتا ہوں وہ بھی دست بدعا ہیں۔"

(الفضل 10- دسمبر 1918ء ص 9)

شہر سیالکوٹ میں جب آپ کی وفات کی خبر پھیلی تو مشہور ہو گیا کہ "شہر کا قطب فوت ہو گیا ہے"

(الحکم 21 نومبر 1918ء ص 6، 7)

وفات سے ایک دن قبل یعنی 14- نومبر 1918ء کی شام کو بعد نماز مغرب حکیم احمد دین صاحب کو دوران گفتگو شاہ صاحب نے کہا کہ "یہ مت سمجھو کہ میں موت سے ڈرتا ہوں موت ایک بڑی پیاری چیز ہے۔ کیونکہ محبوب حقیقی کو ملنے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ ہاں بیماری کی تکالیف کے سلسلے کا لمبا ہونا اس کو طبیعت نہیں پسند کرتی" حضرت شاہ صاحب نے اپنے پیچھے وسیع کنبہ اور اولاد کثیر کو چھوڑا۔ آپ کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں ایک بیٹے سید عبدالجلیل شاہ صاحب مرحوم محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے خسر ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی محترمہ سیدہ آمنہ مرحومہ زوجہ سید سمیع اللہ شاہ صاحب مرحوم محترم سید جواد علی شاہ صاحب کی والدہ ہیں۔ حضرت سید میر حامد شاہ صاحب ..... کے اس نواسے کو لمبا عرصہ یورپ اور امریکہ میں دعوت الی اللہ کی توفیق ملی۔ آپ موصی تھے آپ کو اماناً سیالکوٹ میں دفن کیا گیا پھر بعد میں آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔

(الحکم 21- نومبر 1918ء ص 6، 7)

آپ کی وفات پر حضرت حافظ سید میر حسن کا بیان

حضرت حافظ سید میر حسن صاحب جو کہ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے استاد تھے حضرت شاہ صاحب کے رشتہ میں چچا لگتے تھے۔ آپ کی وفات کی خبر سنی تو فرمایا۔

"آج ہمارے خاندان سے تقویٰ اور پرہیزگاری رخصت ہو گئی۔ حامد شاہ میرے بھتیجے تھے۔ ان کی ساری زندگی میرے سامنے ہے اور اس میں ایک بات بھی ایسی نہیں نکل سکتی جس پر

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ایم۔ اے حلیم صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

"اخلاقی انحطاط کی وجوہات"

ثروت جمال اصمعی صاحب اخلاقی انحطاط کی بنیادی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ہمارے خیال میں اس کیفیت کی بنیادی وجہ دینی جماعتوں کے باہمی اختلافات ہیں۔ ان اختلافات کے باعث یہ جماعتیں خود ہی ایک دوسرے کو غیر موثر کرتی رہتی ہیں۔ عوام کے کردار اخلاق کی اصلاح کے بجائے ان کا اصل زور باہمی اختلافات پر رہتا ہے جس کے نتیجے میں معاشرے کی مثبت اخلاقی بنیادوں پر تعمیر کا وہ کام جو دینی طاقتوں کا اصل مشن ہونا چاہئے، مسلسل نظرانداز ہو رہا ہے اور اخلاقی انحطاط کو روکنے کی کوئی صورت بن نہیں پا رہی ہے۔ لہٰذا مسئلے کا حل تلاش کرنے کے لئے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ ان اختلافات کا اصل سبب کیا ہے۔ قرآن اس بارے میں ہماری مکمل رہنمائی کرتا ہے۔

قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ اہل دین میں اختلاف کی کبھی کوئی حقیقی بنیاد نہیں ہوتی۔ نہ اللہ کی جانب سے علم اور رہنمائی کی کمی اس کا سبب ہوتی ہے بلکہ اس کی اصل وجہ ایک دوسرے پر فوقیت کی خواہش ہوتی ہے جس کے لئے قرآن "بغیاً بینھم" کی ترکیب استعمال کرتا ہے۔ قرآن میں کم از کم چار مقامات پر یہ بات الفاظ کے معمولی ردوبدل کے ساتھ کہی گئی ہے۔......

"اس تفرقہ پردازی کا محرک کوئی نیک جذبہ نہیں ہوتا بلکہ یہ اپنی نرالی اُپچ دکھانے کی خواہش، اپنا الگ جھنڈا بلند کرنے کی فکر، آپس کی ضدم ضد، ایک دوسرے کو زک دینے کی کوشش اور مال و جاہ کی طلب کا نتیجہ ہوتی ہے۔ ہوشیار اور حوصلہ مند لوگ جب یہ دیکھتے ہیں کہ بندگان خدا اگر سیدھے سیدھے خدا کے دین پر چلتے رہیں تو بس ایک خدا ہو گا جس کے آگے لوگ جھکیں گے۔ ایک رسول ہو گا جس کو لوگ پیشوا اور رہنما مانیں گے۔ ایک کتاب ہو گی جس کی طرف لوگ رجوع کریں گے اور ایک صاف عقیدہ اور بے لاگ ضابطہ ہو گا جس کی وہ پیروی کرتے رہیں گے۔ اس نظام میں ان کی اپنی ذات کے لئے کوئی مقام امتیاز نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے ان کی مشیخت چلے۔ لوگ ان کے گرد جمع ہوں اور ان کے آگے سر بھی جھکائیں اور جیبیں بھی خالی کریں۔ یہی وہ اصل سبب تھا جو نئے نئے عقائد اور فلسفے اور نئے نئے طرز عبادت اور مذہبی مراسم اور نئے نئے نظام حیات ایجاد کرنے کا محرک بنا اور اسی نے خلق خدا کے ایک بڑے حصے کو دین کی صاف شاہراہ سے ہٹا کر مختلف راہوں میں پراگندہ کر دیا۔ پھر یہ پراگندگی ان گروہوں کے باہمی بحث و جدال اور مذہبی اور سیاسی کشمکش کی بدولت شدید تلخیوں میں تبدیل ہوتی چلی گئی، یہاں تک کہ نوبت ان خونریزیوں تک پہنچی، جن کے چھینٹوں سے تاریخ انسانی سرخ ہو رہی ہے۔"

(ہفت روزہ "تکبیر" کراچی 19۔ نومبر 98ء ص 10)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"خفیہ ہاتھ"

ممتاز اخبار نویس اور دانشور جناب حسین نقی صاحب وطن عزیز میں فرقہ واریت کو فروغ دینے والوں کے بارے میں اپنے ایک انٹرویو میں فرماتے ہیں:۔

"پاکستان میں سیاسی فرقہ واریت کی لہر میں اضافہ ضیاء الحق کے دور میں ہوا۔ ان کی حکمت عملی تھی کہ تمام گروہوں کو جو ان کے خلاف متحد ہو سکتے ہیں، انہیں الگ کر دیا جائے۔ انہوں نے ایک منصوبے کے تحت فرقہ واریت کو بڑھاوا دیا۔ پھر اس فرقہ واریت میں ڈرگ مافیا نے بھی اپنا کردار ادا کیا۔ ان کی کوشش بھی یہ ہوتی ہے کہ انتظامیہ کی توجہ بٹی رہے، چنانچہ وہ بھی فرقہ واریت کو سپورٹ کرتے ہیں۔ جاگیرداروں اور زمینداروں نے بھی اس کی آبیاری کی ہے کیونکہ ایک غیر مستحکم نظام میں ان کے لئے زیادہ آسانی ہے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ 1954ء کی قادیانی تحریک میں پنجاب کے جاگیرداروں نے درپردہ بہت زیادہ حصہ لیا اور اس تحریک کو فنانس کیا تھا۔ فرقہ وارانہ سیاست کے حوالے سے اب یہ کوئی راز کی بات نہیں رہی۔"

(ہفت روزہ "زندگی" لاہور 11 تا 17۔ مئی 97ء ص 49)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

واجب القتل کون؟

جامعہ رضویہ ٹرسٹ ماڈل ٹاؤن لاہور کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ صاحب پنجاب جناب میاں شہباز شریف صاحب نے فرمایا:۔

"مذہب کے نام پر فرقہ واریت پھیلانے والے نہ تو عالم دین ہیں نہ مسلمان اور نہ پاکستانی اور فرقہ واریت کو فروغ دینے والے اداروں کو مسمار کر دینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی اقدامات کے نتیجہ میں فرقہ واریت میں کمی آئی ہے اور ہمارا عزم ہے کہ فرقہ وارانہ دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے سخت ترین اقدامات کریں گے اور خدا نے ہمیں اس کی ہمت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت پھیلانے والے دشمنان اسلام اور واجب القتل ہیں۔ اسلام انہیں سولی پر لٹکانا جائز قرار دیتا ہے......

انہوں نے کہا کہ میں خدائے بزرگ و برتر سے دعاگو ہوں کہ ہمیں جلد از جلد وطن عزیز کو امن کا گہوارہ بنانے میں تمام رکاوٹوں کے خاتمے کا دن دکھائے اور ہم سب جمع ہو کر فسادیوں کا انجام دیکھیں۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور 10۔ فروری 98ء ص 8)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"افسوس کی بات"

جناب اصغر علی گھرال صاحب ایڈووکیٹ اپنے ایک مضمون بعنوان "حضرت! کون سا نظریہ پاکستان" کے تحت تحریر فرماتے ہیں:۔

"قائداعظم نے اپنے 11۔ اگست 1947ء کے خطاب میں مذہبی رواداری اور انسانی مساوات کے حوالے سے جن سیکولر خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ خالی خولی وعظ نہیں تھا، اس پر انہوں نے اپنی زندگی میں عمل کر کے دکھایا۔ ہمارے لئے نظریہ پاکستان کا ایک نمونہ پیش کیا اور آئین پاکستان کے رہنما اصول وضع فرمائے۔ قیام پاکستان کے بعد بطور گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح اور وزیراعظم لیاقت علی خان صاحب نے جو مختصر کابینہ تشکیل دی، اس میں اچھوت ہندو جوگندر ناتھ منڈل اور قادیانی سر ظفراللہ خان نہ صرف شامل تھے بلکہ انہیں اہم محکمے تفویض کئے گئے۔ اس قادیانی وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ میں جس خوبی سے فلسطین کا کیس پیش کیا اس کے لئے عالم اسلام ان کا ہمیشہ ممنون رہا اور اسی قادیانی کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی صدارت اور عالمی عدالت انصاف میں اعلیٰ ترین عہدے تک رسائی کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ نوزائیدہ مملکت کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانے میں اتفاق سے ان دو قادیانیوں سر ظفراللہ خاں اور نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کا بڑا اہم رول ہے۔ لیکن ملک کے تنگ نظر مولویوں سے انہیں ملامتوں کے سوا کبھی کچھ حاصل نہیں ہوا۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔"

(روزنامہ "پاکستان" لاہور 25۔ نومبر 1997ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"پہچان کا معیار"

ایک عدالت میں جناب مسٹر ذوالفقار علی بھٹو صاحب سے جب ان کے اسلام کی وضاحت طلب کی گئی تو انہوں نے جواباً کہا:۔

"مائی لارڈ! ایک اسلامی ملک میں ایک کلمہ گو کے عجز کے لئے یہ ایک غیر معمولی واقعہ ہو گا کہ وہ یہ ثابت کرے کہ وہ مسلمان ہے۔ میرے خیال میں یہ اسلامی تمدن کی تاریخ کا پہلا واقعہ ہے کہ ایک مسلم صدر، ایک مسلم راہنما، ایک مسلم وزیراعظم جسے قوم نے منتخب کیا ہو۔ ایک دن اپنے آپ کو اس حیثیت میں پائے کہ وہ کہے کہ وہ ایک مسلمان ہے......

مائی لارڈ جیسا کہ میں اس سے پہلے کہہ چکا ہوں کہ ایک مسلمان کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ کلمے میں ایمان رکھتا ہو اور کلمہ پڑھتا ہو۔ اس حد تک بات جا سکتی ہے کہ جب ابو سفیان مسلمان ہوئے اور انہوں نے کلمہ پڑھا تو رسول ؐ کے بعض صحابہ نے سوچا کہ اس کی اسلام دشمنی اتنی شدید تھی کہ شاید ابو سفیان نے اسلام کو محض اوپری اور زبانی سطح پر قبول کیا ہو۔ لیکن رسول ؐ نے اس سے اختلاف کیا اور فرمایا کہ جونہی اس نے ایک بار کلمہ پڑھ لیا تو وہ مسلمان ہو گئے۔"

("آخری بیان" از ستار طاہر ص 27 و ص 31)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سبق آموز باتیں

بسا اوقات کوئی خیر کا کلمہ یا بھلائی کی بات کسی انسان کے لئے اچانک موجب ہدایت و باعث نجات بن جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے ماموروں، ان کے جانشینوں اور بزرگان امت کے اقوال و ارشادات اور ان کی تقریروں اور تحریروں میں حکایات و واقعات اور کہانیوں و کہاوتوں کے تذکرے اور نمونے ملتے ہیں جو ان کے علم و عرفان، وسیع تجربہ، گہری سوچ اور غور و فکر کا نتیجہ اور نچوڑ ہوتے ہیں۔ مثلاً حضرت امام حسن بصری ؒ فرماتے ہیں:۔ "بھیڑ بکریاں انسانوں سے زیادہ باخبر ہوتی ہیں کیونکہ چرواہے کی ایک آواز پر چرنا چھوڑ دیتی ہیں اور انسان اپنی خواہشات کی خاطر احکام الٰہی کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔"

"معرفت خصومت و معاندت کو ترک کر دینے کا نام ہے کیونکہ جنت محض عمل سے نہیں بلکہ خلوص نیت سے حاصل ہوتی ہے۔"

"فکر ایک ایسا آئینہ ہے جس میں نیک و بد کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے......

.... جس نے حسد سے اجتناب کیا اس نے محبت حاصل کر لی اور جس نے صبر و سکون کے ساتھ زندگی گذاری وہ سربلند ہو گیا...... انسان کو ایسے مکان میں بھیجا گیا ہے جہاں کے تمام حلال و حرام کا محاسبہ کیا جائے گا...... اسیر دنیا خود کو ہلاکت میں ڈال لیتا ہے جو نعمت دنیا پر نازاں نہیں ہوتے مغفرت انہی کا حصہ ہے کیونکہ دانشمند وہی ہے جو دنیا کو خیرباد کہہ کر فکر آخرت میں لگا رہے۔"

(تذکرۃ الاولیاء اردو ص 19)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دنیا کا سب سے بڑا کدو

○ امریکہ کی ریاست میں ایڈورڈ رابرٹ نے ایک کدو کاشت کیا۔

جو دنیا کا سب سے بڑا کدو ہے اس کدو کا وزن آٹھ سو پونڈ اور آٹھ اونس ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماخوذ

سید ظہور احمد شاہ صاحب

ناخواندگی کی لعنت

کچھ عرصہ قبل خواندگی کے سلسلے میں اسلام آباد میں E-9 ممالک کی ایک ورک شاپ منعقد کی گئی جس میں تعلیم اور خواندگی کی شرح بڑھانے کے لئے بہت سی اچھی اور مثبت باتیں کی گئیں۔ اور اس سلسلے میں بعض مشورے بھی پیش کئے گئے جن پر عمل کرنے سے یہ اعلیٰ مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے۔ E-9 کا گروپ ان 9 ترقی پذیر ملکوں پر مشتمل ہے جو تیسری دنیا میں سب سے زیادہ آبادی رکھتے ہیں۔

ان تمام ممالک میں ناخواندگی کی جو شرح بتائی گئی اس میں پاکستان کا نام سرفہرست تھا۔ ہمارے ملک میں 62ء2 فی صد لوگ ناخواندہ ہیں جبکہ ہمارے ہی جیسے ترقی پذیر ملک میکسیکو میں یہ شرح 10ء2 فیصد ہے۔ حیرانی کی بات ہے کہ بنگلہ دیش، مصر اور ہندوستان کا ریکارڈ بھی پاکستان سے بہت اچھا ہے۔ بنگلہ دیش تو ابھی کل ہی ہم سے جدا ہوا ہے۔ اور علیحدگی کے وقت اس کی بھی وہی حالت تھی جو پاکستان کی تھی۔ لیکن انہوں نے اس مسئلے کو وہ اہمیت دی جس کا وہ حق دار تھا۔ اور دو تین دہائیوں میں وہ اپنی شرح خواندگی خاطر خواہ طور پر بڑھانے میں کامیاب ہو گئے۔ اس میں پاکستان کے لئے ایک سبق پنہاں ہے کہ اگر نیک نیتی سے کوئی کوشش کی جائے تو اس کا پھل کرنے والے کو ضرور ملتا ہے۔ ویسے اس بات کی داد دینی ضروری ہے کہ پاکستان نے E-9 اور یونیسکو کے تعاون سے اس ورک شاپ کا انعقاد کیا جس سے بہت ساری اچھی باتیں سامنے آئیں جن پر عمل درآمد کر کے ملک سے ناخواندگی کی لعنت کو دور کیا جاسکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ خواندگی اور تعلیم کے لئے پاکستان کی کارکردگی میں پچھلی تمام حکومتیں برابر کی ذمہ دار ہیں۔ جب سے پاکستان بنا ہے کسی حکومت نے بھی اس طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی اور اس مسئلے کو وہ اہمیت نہ دی جس کا وہ حق دار تھا۔ ہر حکومت جب آتی ہے تو بطور رسم تعلیم کے شعبہ کے لئے ایک پالیسی مرتب کرتی ہے جس میں بے شمار دعوے کئے جاتے ہیں۔ اور ناقابل حصول ٹارگٹ مقرر کئے جاتے ہیں۔ لیکن جلد ہی یہ پالیسی سرد خانے کی نذر ہو جاتی ہے اور ان کو بھلا کر ہر حکومت سیاست کی بھول بھلیوں میں کھو جاتی ہے۔ اور جب بھی کوئی حکومت جاتی ہے تو خواندگی کی شرح پہلے سے کم ہو چکی ہوتی ہے۔ اس سب سے اہم مسئلے اور ضروری مسئلے کو کسی بھی حکومت نے نہ تو کماحقہ توجہ دی اور نہ ہی مناسب فنڈز مہیا کئے۔ جس سے خواندگی کی شرح بڑھانے کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ اور اب سب سے بڑی مصیبت یہ آن پڑی ہے کہ تمام دنیا میں نج کاری کا غلغلہ ہے۔ اور ہر ملک میں پرائیویٹ سیکٹر کو زیادہ اہمیت دی جانے لگی ہے۔ لیکن ہر شعبہ زندگی میں پرائیویٹ سیکٹر جو گل کھلا رہا ہے وہی تعلیم کے معاملے میں بھی ہو گا۔ اور حکومت تعلیم کو بھی پرائیویٹ سیکٹر کا حصہ بنا کر بری الذمہ ہو جائے گی۔ اور اس نئی سکیم میں بھی ناخواندگی کی شرح ویسے کی ویسی ہی رہ جائے گی۔

ناخواندگی کی شرح کم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے تعلیم بالغاں کی طرف توجہ دی جائے۔ تاکہ ملک کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ جو ابھی تک مختلف وجوہات کی وجہ سے تعلیم کی روشنی حاصل نہیں کر سکا وہ بھی خواندہ ہو کر ملکی ترقی میں برابر کا حصہ لے سکے۔ جب تک آبادی کے اس بڑے حصہ کی طرف توجہ دی جائے گی خواندگی کی شرح کو بڑھانا ایک خواب ہی رہے گا۔ شروع شروع میں اس سلسلے میں ملک میں کافی کوشش کی گئی۔ لیکن اس کے بعد اس طرف توجہ کم ہو گئی اور اب تو شائد اس کا نام بھی کوئی نہیں لیتا۔ اگر چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام خوش اسلوبی سے کر بھی لیا جائے جس کی امید مستقبل قریب میں نہیں کی جاسکتی۔ تو بھی شرح خواندگی کو بڑھانے کے لئے تعلیم بالغاں کی طرف خاص توجہ دینی ہو گی تاکہ آبادی کا یہ معتدبہ حصہ جو کسی بھی غلطی سے تعلیم حاصل نہیں کر سکا وہ بھی خواندہ ہو جائے۔ اگرچہ کہا جاتا ہے کہ پچھلے سال کے دوران 116'000 بڑی عمر کے لوگوں کو اس سکیم میں شامل کیا گیا لیکن آخر کار صرف 9'700 ہی اپنا کورس مکمل کر سکے۔

ایک ملک جس کی آبادی میں سے 3 کروڑ سے زائد لوگ خواندہ نہیں ہیں۔ یہ دس ہزار اگر اونٹ کے منہ میں زیرہ کی مثال نہیں تو اور کیا ہے۔

جہاں تک چھوٹے بچوں کی تعلیم کا تعلق ہے تو اس لحاظ سے بھی صورت حال کوئی اتنی خوشکن نہیں ہے۔ حکومت وقت نے نئے سکول کھولنے کے لئے وہ کوشش نہیں کی جو ضروری تھی۔ آبادی میں بے محابا اضافہ ہو رہا ہے جس کے نتیجہ میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں نئے سکول ہر سال کھلنے چاہئیں تاکہ کوئی بھی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہ جائے لیکن ایسا نہ ہو سکنے کی وجہ سے اول تو تمام نئے بچے سکول میں داخل ہی نہیں ہو پاتے اور جو داخل بھی ہوتے ہیں ان میں سے بھی درمیان میں ہی سکول چھوڑ جانے والے بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس طرح شرح خواندگی پر کوئی اچھا اثر نہیں پڑتا۔

E-9 ورک شاپ نے پاکستان میں خواندگی کی کم شرح کی بہت ساری وجوہات کی نشان دہی کی ہے جن کی طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان وجوہات میں سیاسی اور دیگر عناصر کے دباؤ کے نتیجہ میں سکولوں کا غیر مناسب جگہ پر کھولا جانا، دور دراز علاقوں میں استادوں کی عدم توجہ اور سکولوں سے عام طور پر غیر حاضر رہنے کا رویہ، پڑھائی کے غیر معقول طریقے جن سے بچوں میں پڑھنے کی طرف رغبت ہونے کی بجائے نفرت ہو جاتی ہے، حکومت کی طرف سے مناسب مقدار میں فنڈز نہ مہیا کرنا یا کر سکنا، اور سب سے زیادہ پبلک اور معاشرے کا بچوں کی تعلیم میں کسی قسم کی دلچسپی نہ لینا شامل ہیں۔ مہنگائی بھی اس معاملے میں اپنا حصہ ڈال رہی ہے۔ غریب لوگ مجبور ہیں کہ اپنے خاندان کا پیٹ پالنے کے لئے بچوں کو بھی کمائی کرنے کا ذریعہ بنائیں۔ اور سب مل جل کر اس مہنگائی کے بوجھ کو اٹھانے کے قابل ہو سکیں اس لئے خواندگی کی شرح بڑھانے کے لئے اس معاملہ کی طرف بھی توجہ دینی ضروری ہے۔ اور اس کا حل ڈھونڈنا بھی۔

حکومت کی طرف سے دیئے جانے والے فنڈز کی کمی بھی خواندگی بڑھانے کے عمل میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ ہر سال تعلیم کے بجٹ کو بڑھانے کی بجائے کم کر دیا جاتا ہے جبکہ آبادی میں اضافے کے ساتھ ساتھ اس کا بڑھانا ضروری ہے۔ 96-1995ء میں ملکی پیداوار کا 5ء2 فیصد حصہ تعلیم کے لئے مختص کیا گیا جبکہ 98-1997ء میں اس کی مقدار گھٹ کر 2ء2 فیصد رہ گئی۔ ایسی صورت میں اگر شرح خواندگی بڑھانے کی بات کی جائے تو وہ محض تضیع اوقات ہی کہلا سکتی ہے۔

اس لئے اگر ہم دیانت داری سے چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں خواندگی کی شرح بڑھے اور ملک ترقی کرے تو سب سے پہلے حکومت کو اپنا کردار ادا کرنے کی طرف توجہ دینی ہو گی۔ اس کے بعد لوگوں میں یہ شعور پیدا کرنے کی ایک مہم چلائی جائے۔ جس سے وہ تعلیم کی افادیت اپنے بچوں کے لئے۔ اپنے لئے اور سب سے بڑھ کر اپنے ملک کے لئے سمجھنے لگیں اور ان میں خود ایک لگن پیدا ہو کہ وہ تمام مشکلات کے باوجود اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں گے تاکہ ان کے بچوں کا مستقبل تابناک بن سکے جو کہ صرف تعلیم کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے ان دونوں بنیادی مسائل کو حل کرنے کے بعد بقیہ مسائل کی طرف توجہ دی جائے اور ان کو جلد از جلد حل کیا جائے۔ پھر کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ہمارا ملک بھی چند سالوں میں اس کلنک کے ٹیکہ کو اپنے ماتھے سے نہ اتار پھینکے کہ پاکستان تعلیم کے شعبہ میں سب سے پیچھے رہ گیا ہے۔

انتقال خون- ایڈز اور ہیپاٹائٹس کے پھیلنے کا ذریعہ

اقوام متحدہ کے ادارہ صحت ڈبلیو- ایچ- او کے زیر اہتمام پاکستان کی انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ میں ایڈز کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں اس بات پر سب سے زیادہ زور دیا گیا کہ عمومی تاثر کے برخلاف پاکستان میں ایڈز تیزی سے پھیل رہا ہے اور اس کا بڑا ذریعہ انتقال خون ہے۔ اور ایڈز کے علاوہ انتقال خون ہیپاٹائٹس کے تیزی سے پھیلاؤ کا بھی ذریعہ بن رہا ہے۔ ایڈز کی بیماری کا آغاز جنس پرستی کی وجہ سے ہوا لیکن بعد میں منتقلی خون اس کے پھیلنے کا بڑا ذریعہ بن چکی ہے۔ اس لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایڈز کا شکار ہونے والے 20 فی صد لوگ جنسی بے راہ روی کی وجہ سے اس مرض کا شکار ہوتے ہیں۔

سیمینار میں یہ بھی بتایا گیا کہ خون کی منتقلی کا کام 20 فی صد حکومتی ادارے جبکہ 80 فی صد پرائیویٹ سیکٹر کے ادارے اور لیبارٹریاں کرتی ہیں۔ جو اس معاملے میں پوری ذمہ داری سے کام نہیں کرتے۔ نہ تو خون دینے والوں کا پہلے ٹیسٹ کیا جاتا ہے کہ ان کے خون میں ایڈز اور ہیپاٹائٹس جیسی بیماریوں کے جراثیم اور وائرس تو شامل نہیں اور نہ ہی مریضوں کو خون دینے سے پہلے اس خون کی سکریننگ کی جاتی ہے کہ کسی نئے مریض کو آلودہ خون منتقل نہ کیا جاسکے۔

اس سلسلے میں جہاں لوگوں میں اس بات کا شعور پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ لوگ خود اس بات کی طرف توجہ دیں کہ ان کے مریضوں کو دیئے جانے والے خون کی سکریننگ کروائیں وہاں حکومت کا بھی فرض ہے کہ ایسے قوانین بنائے کہ پرائیویٹ طور پر خون کی سکریننگ کے بغیر کسی مریض کو خون منتقل نہ کیا جاسکے۔

دل کے بائی پاس کا آسان بدل

دل کی بیماریوں میں بائی پاس آپریشن اس وقت کیا جاتا ہے جب خون فراہم کرنے والی شریانیں مکمل یا جزوی طور پر بند ہو جاتی ہیں جس کے نتیجہ میں دل کو آکسیجن اور خون کی ضروری فراہمی بند ہو جاتی ہے۔ اور یہ عمل انسان کی موت یا مستقل معذوری کا باعث بنتا ہے۔

اب ڈاکٹروں نے ایک ایسا طریقہ علاج معلوم کیا ہے جس میں بند شریانوں کی جگہ دوسری نئی شریانیں لے لیتی ہیں۔

یہ طریقہ علاج آسان بھی ہے اور کم خرچ بھی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ طریقہ علاج جلد ہی دل کے بائی پاس آپریشن کی جگہ لے لے گا۔ اگرچہ اس وقت یہ تجرباتی دور میں سے گذر رہا ہے لیکن امید ہے کہ بالآخر یہ کامیاب رہے گا اور دل کے بائی پاس آپریشن سے جان چھوٹ جائے گی۔

بقیہ صفحہ 4

انگلی رکھی جاسکے"

(ذکر اقبال ص 287 از علامہ عبدالمجید سالک)

حضرت سید میر حامد شاہ صاحب.... جیسے متقی اور درویش صفت وجود آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ تھے اپنے شہر اور علاقہ میں کامیاب داعی الی اللہ اور پر اثر وجود تھے۔

آپ کی کتب

آپ کے چند شاعری مجموعے اور دیگر تالیفات مندرجہ ذیل ہیں۔ گلزار احمد، النصح، رباعیات حامد، مثنوی دعوت دہلی، سخن معقول، یہ سب خلافت لائبریری میں موجود ہیں۔

ان کے علاوہ الجواب، مسلمانوں کا خدا، پنج ارکان اسلام، خط اور رؤیا، جنگ مقدس کا فوٹو، واقعات ناگزیر، القول الفصل اور القول الفصیح بھی آپ کی تالیفات ہیں۔

حضرت شاہ صاحب کی تصویر "الحکم" جوبلی نمبر 1939ء میں شائع شدہ ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد ارشد قریشی صاحب بعارضہ قلب 25۔ فروری سے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے وارڈ C.C.U میں داخل ہیں۔

○ مکرم ریاض احمد چوہدری سابق زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ راولپنڈی حال 41/6 فیکٹری ایریا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھاوجہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب واقف زندگی وکیل المال اول تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ عرصہ ساڑھے سات سال سے برین ہمرج میں ہیں اور قومہ کی حالت میں ہیں نیز خاکسار عرصہ چھ سال سے مختلف بیماریوں کے حملہ کا شکار رہتا ہے۔

○ مکرمہ امتہ الرشید صاحبہ اہلیہ طارق احمد صاحب آف جڑانوالہ ایک پیچیدہ اپریشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم منصور احمد جٹ طاہر آباد ربوہ لمبے عرصہ سے جوڑوں میں درد کی وجہ سے علیل ہیں نیز بعض پریشانیاں لاحق ہیں۔

○ مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب ڈیفنس لاہور ابن چوہدری عبدالرشید صاحب سابق مینجر شاہ نواز میڈیکل سٹور کار اور موٹر سائیکل ایکسیڈنٹ کی وجہ سے زخمی ہیں۔

○ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب آف 121۔ج۔ب گھوکھوال ضلع فیصل آباد بعارضہ یرقان اور دیگر عوارض شدید علیل ہیں۔

ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان گمشدگی سند میٹرک

○ خاکسار کی میٹرک کی سند کہیں گر گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو خاکسار کو مندرجہ ذیل ایڈریس پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار نے 1971ء میں سرگودھا بورڈ سے آرٹس کے مضامین میں 453 نمبر حاصل کر کے میٹرک پاس کیا تھا۔

منصور احمد مبشر

کوارٹر نمبر 107 تحریک جدید دارالنصر غربی ربوہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

موصیان کرام

جو جائیداد فروخت کر دی جائے تو طریق یہی ہے کہ اس پر حصہ جائیداد ساتھ ہی ادا ہو یا پھر باقاعدہ مجلس کارپرداز سے ادائیگی کے لئے مہلت حاصل کی جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ عزیزہ عاشفہ تنویر صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر بشیر احمد تنویر صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ دارالحمد فیصل آباد کی تقریب رخصتانہ و نکاح مورخہ 9۔ فروری 99ء منعقد ہوئی۔ مکرم محمد ظفر اللہ سلام صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم عبدالسلام صاحب آف کراچی کی بارات محترم چوہدری غلام دستگیر صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ فیصل آباد کی قیادت میں 316۔ دارالعرفان مسعود آباد فیصل آباد پہنچی تو مکرم و محترم چوہدری عبدالرحمان صاحب سیفی ناظم انصار اللہ فیصل آباد کی سربراہی میں احباب نے بارات کا پرتپاک استقبال کیا۔

مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ نے عزیزہ عاشفہ تنویر اور عزیز مکرم محمد ظفر اللہ سلام صاحب کے نکاح کا اعلان بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ محترم امیر صاحب ضلع فیصل آباد نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

عزیزہ عاشفہ تنویر صاحبہ محترم چوہدری نذیر حسین صاحب مرحوم آف قادیان کی پوتی اور محترم چوہدری فرزند علی صاحب صدر جماعت گوٹھ فتح پور ضلع سانگھڑ کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈاکٹروں کی آسامیاں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

1۔ سرجیکل رجسٹرار۔ ایک آسامی۔ عمر تیس سال سے زائد نہ ہو۔

2۔ انستھزیا رجسٹرار۔ ایک آسامی

ایسے ڈاکٹر صاحبان جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں 15۔ مارچ 1999ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال بنام ایڈمنسٹریٹر پہنچا دیں۔ سرجیکل رجسٹرار کے لئے سرجری میں اور انستھزیا رجسٹرار کے لئے انستھزیا میں ہاؤس جاب ضروری ہے۔ دوران خدمت ان کو گریڈ 6900-258-3804 کی ابتدائی تنخواہ اور ماہانہ مبلغ۔/1000 روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پتہ درکار ہے

○ محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ عبدالقیوم صاحب وصیت نمبر 16852 نے 1962ء میں کراچی سے وصیت کی تھی۔ اب گذشتہ کچھ عرصہ سے موصیہ کا دفتر ہذا سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصیہ صاحبہ خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے حالیہ پتہ کا علم ہو تو فوری دفتر وصیت میں اطلاع دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نصرت جہاں اکیڈمی میں لیکچرز

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے انگلش میڈیم سکول میں زیر نگرانی مکرم چوہدری منیر احمد صاحب معلوماتی لیکچرز کا جو سلسلہ جاری ہے اس کے تحت گذشتہ سہ ماہی میں جن علماء نے لیکچرز دئے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

مکرم عبدالسلام طاہر صاحب استاد جامعہ احمدیہ

مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی دار الافتاء

مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر خدام الاحمدیہ

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو

مکرم فرید احمد نوید صاحب استاد جامعہ احمدیہ

مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ پاکستان

مکرم محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی نے اختتام پر جملہ لیکچرار صاحبان کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔

(رپورٹ محمد ہادی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری قدرت اللہ صاحب چیمہ صدر جماعت بشیر آباد ضلع ڈیرہ غازی خان پر 9۔ فروری 1999ء بروز منگل شام سات بجے قاتلانہ حملہ ہوا اور چند گھنٹے موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔

مرحوم اپنے خاندان کے سرکردہ اور بااثر افراد میں شمار ہوتے تھے۔ جماعتی خدمات اور ذمہ داریوں کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ اپنے ضلع کے سیاسی اور مذہبی حلقوں میں بہت مقبول تھے۔ مقامی جماعت کے صدر اور ضلع کے سیکرٹری وقف نو تھے۔

دوسرے روز سینکڑوں اعزہ و اقارب احمدی اور غیر از جماعت دوستوں نے نماز جنازہ ادا کی۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے وسیع لان میں صبح 10 بجے مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ دفتر انصار اللہ کی پھوپھی محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ دختر میاں سلطان احمد صاحب درویش قادیان و رفیق حضرت مسیح موعود جو مکرم ماسٹر فضل الدین صاحب مرحوم آف شہزادہ ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ تھیں شکاگو امریکہ میں بعمر 85 سال مورخہ 18-1-99 کو وفات پا گئیں۔ ان کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم منیر احمد انجم صاحب صدر حلقہ G-9/3-4 اسلام آباد کے والد صاحب بشیر احمد گوندل آف بھیرہ حال ساکن واہ کینٹ معمولی بیماری کے بعد بوجہ ہارٹ اٹیک مورخہ 17/01/1999 بروز ہفتہ۔ اتوار کی درمیانی شب تقریباً ساڑھے تین بجے رات (28۔ رمضان المبارک) کو اپنے خالق حقیقی جا ملے۔ آپ کی تدفین اسی دن سہ پہر مقامی احمدیہ قبرستان واہ کینٹ میں عمل میں آئی بعد تدفین مقامی امیر صاحب نے مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا کرائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چھ بیٹے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے انتقال کے وقت مرحوم کی عمر تقریباً 68 برس تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے، اور ان کے درجات بلند کرے۔

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا اعزاز

○ کالج کی طالبات نے 'کوئن میری کالج لاہور کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے بین الکلیاتی ادبی مقابلہ جات' میں شرکت کی۔ جس میں عزیزہ راشدہ حسین نے مقابلہ اردو مباحثہ میں 'دوم' پوزیشن حاصل کی تھی۔ علاوہ ازیں اس سے قبل 'فیصل آباد بورڈ کے زیر اہتمام' منعقد ہونے والے 'بین الکلیاتی مقابلہ جات میں عزیزہ ارم ریاض نے مقابلہ اردو نظم میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ دعا کی درخواست ہے کہ کالج کے لئے یہ اعزاز' خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

پرنسپل جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عید ملن پارٹی واقفین نو ضلع اسلام آباد

○ مورخہ 24۔ جنوری بروز اتوار واقفین نو ضلع اسلام آباد کی عید ملن پارٹی کا اہتمام بیت الفضل اسلام آباد میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم اطہر احمد نے کی اور اس کا ترجمہ حانیہ ایوب نے پیش کیا۔ عزیزہ سمیرا محمود نے نظم پڑھ کر سنائی۔ عربی قصیدہ عبدالمومن اور رضوان نے پیش کیا۔ اس پروگرام کی صدارت مکرم مظفر احمد ضیاء صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع نے انفرادی فائلوں کی تکمیل کے بارہ میں والدین کی راہنمائی کی۔ مکرم کرامت اللہ خادم صاحب اور مکرم اقبال احمد نجم صاحب مربیان سلسلہ نے بچوں اور والدین کو قیمتی نصائح سے نوازا اختتامی خطاب مکرم نائب امیر صاحب نے فرمایا اور دعا کروائی بعد ازاں والدین اور بچوں میں مشروب اور شیرینی سے تواضع کی گئی اس تقریب میں 59 واقفین اور 51 والدین نے شرکت کی۔ شعبہ سمعی بصری نے اس پروگرام کی وڈیو گرافی اور تصاویر بھی بنائیں۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 26- فروری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 13 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
27- فروری- غروب آفتاب- 6-06
28- فروری- طلوع فجر- 5-13
28- فروری- طلوع آفتاب 6-36

عالمی خبریں

سربیا کے کوسووو پر حملے

فرانس میں سربوں اور البانوی نژاد مسلمانوں کے نمائندوں کے درمیان طے پانے والے سمجھوتے اور رابطہ گروپ کی بار بار تنبیہ کے باوجود سربوں نے کوسووو کے البانوی نژاد باشندوں پر پھر حملے شروع کر دیئے ہیں۔ سرب فوج کے حملوں سے کئی دیہات تباہ اور متعدد افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ کوسووو نے عبوری حکومت کا اعلان کیا ہے۔

امریکہ کی ایک اور دھمکی

ماضی میں کوسووو کے مسئلے پر امریکہ کی مسلسل اور بار بار کی دھمکیوں کے بعد اب امریکہ نے ایک اور دھمکی دی ہے کہ اگر سربیا نے موسم بہار میں مسلمانوں پر حملہ کیا تو نیٹو کی افواج اس پر چڑھائی کر دیں گی۔ امریکی وزیر خارجہ مسز البرائٹ نے کہا کہ ایسی اطلاعات مل رہی ہیں کہ سربیا مسلمانوں پر ایک بڑا حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے اگر ایسا ہوا تو یہ ایک سنگین غلطی ہوگی۔

بغداد پر امریکہ کے مزید حملے

عراق کے دارالحکومت بغداد پر امریکہ نے مزید حملے کئے۔ کئی میزائل داغے گئے۔ 10- افراد ہلاک ہو گئے۔ شہر کے وسطی علاقے میں خطرے کے سائرن بجائے گئے جس کے بعد طیارہ شکن توپوں کی آوازیں سنی گئیں۔ امریکہ کے محکمہ دفاع نے کہا ہے کہ امریکی اور برطانوی طیاروں نے بغداد پر حملہ نہیں کیا بلکہ عراقی طیارہ شکن توپوں نے علاقائی پرواز کرنے والے ہوائی جہازوں پر فائرنگ کی تھی۔

افغانستان میں شدید لڑائی

افغانستان میں شدید لڑائی کے نتیجے میں طالبان کی مخالف فوج نے ایک اہم مقام پر قبضہ کر لیا۔ اپوزیشن کی فوجوں نے شمالی افغانستان کے صوبہ بامیان کے ایک اہم مقام باکولانگ پر کنٹرول حاصل کر لیا۔ طالبان نے بھی بھرپور جوابی حملہ کر دیا ہے۔

بارہ لاکھ بینک ملازمین کی ہڑتال

بھارت میں نجی اور سرکاری بینکوں کے بارہ لاکھ افراد نے ہڑتال کر دی ہے۔ کاروبار زندگی مفلوج ہو گیا ہے۔ ملازمین نے 20- فیصد اضافہ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ کسی بینک میں کاروبار نہیں ہوا۔ انتظامیہ نے دس فیصد اضافے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ مطالبات نہ ماننے پر یونینوں نے غیر معینہ مدت کے لئے ہڑتال کی دھمکی دے دی ہے۔

ملکی خبریں

حکومتی اپیل مسترد

عدالت عظمیٰ کے شریعت اپیلیٹ بنچ نے سود کے متعلق دیئے گئے فیصلے کے خلاف حکومت کی دائر کردہ اپیل متفقہ طور پر مسترد کر دی ہے۔ اور سود کے خلاف عدالت عظمیٰ میں دائر 158- ایک جیسی اپیلوں کی باقاعدہ سماعت شروع کر دی ہے۔ سماعت کے دوران بنچ کے سربراہ سینئر جج جسٹس خلیل الرحمان نے ریمارک دیتے ہوئے کہا کہ اپیل واپس لینے سے حکومت کی جان نہیں چھوٹ سکتی۔ اور حکومت کو سود پر بہرحال واضح موقف اختیار کرنا ہو گا۔ اگر حکومت اپیل واپس لیتی ہے تو شرعی عدالت کا فیصلہ از خود لاگو ہو جائے گا۔

واپڈا کو بچانا قومی فریضہ ہے

وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف نے ارکان پارلیمنٹ اور دیگر سیاسی دباؤ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے واپڈا کی حالت کو یقینی بنانے کے لئے فوجی آپریشن کو مزید تیز کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی قسم کے دباؤ کو خاطر میں نہ لایا جائے اور وصولی کرتے وقت کسی قسم کی تفریق روا نہ رکھی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم قومی مفادات پر ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ واپڈا کو بچانا قومی فریضہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ کالی بھیڑوں کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے۔

آٹے کا بحران

پنجاب کے متعدد شہروں میں آٹے کا بحران سنگین ہو گیا ہے۔ ملتان بہاول نگر ٹوبہ ٹیک سنگھ اور فیصل آباد سمیت کئی دیگر شہروں میں مقررہ نرخ 134- روپے فی تھیلا کی بجائے دوکاندار 190 سے 200 روپے تک فی تھیلا تک وصول کر رہے ہیں۔ اسی طرح لاہور میں بھی آٹے کی شدید قلت کی رپورٹیں مل رہی ہیں۔ بیشتر چھوٹی چکیاں بند ہو چکی ہیں جس سے ڈیلروں کی چاندی ہو رہی ہے۔ بہرحال محکمہ خوراک کا کہنا ہے کہ انہیں جہاں بھی بلیک کی اطلاع مل رہی ہے وہ مناسب کارروائی کر رہے ہیں۔ لیکن ان کے اس عمل کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکل رہا۔ جس سے پبلک سخت پریشان ہو رہی ہے۔

کشمیریوں کا مفاد

وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم نے کشمیر کے متعلق جو اقدامات کئے ہیں ان سے بہرحال پاکستان کا مفاد وابستہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر اور دیگر امور کے متعلق پاک بھارت مذاکرات کے خلاف جو باتیں کی جا رہی ہیں اور اس سلسلے میں جو گمراہ کن پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے انہیں امید ہے کہ عوام اس پراپیگنڈہ سے متاثر نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح ہم نے ایٹمی دھماکہ کر کے قومی مفادات کی حفاظت کی ہے اسی طرح ہم پاک بھارت مذاکرات میں بھی قومی مفادات کو ہی مدنظر رکھیں گے۔ اور اس طرح ہم مسئلہ کشمیر کے حل کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سفیروں کے ساتھ غنڈہ گردی کرنے والوں نے پوری قوم کا سر شرم سے جھکا دیا ہے۔

نااہل حکمرانوں کو ہٹانا ضروری ہے

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن مسز بینظیر بھٹو نے جہلم کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر نااہل حکمرانوں کو نہ ہٹایا گیا تو وہ ملکی تقدیر کو اندھیروں میں بدل دیں گے۔ انہوں نے کہا واجپائی کا اس طرح استقبال کا مقصد صرف بھارت کو چینی فروخت کرنا تھا۔ اور یہ ساری کارروائی کشمیریوں کے مقدس خون سے زیادتی کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملکی سلامتی داؤ پر لگ چکی ہے اور کشمیر کا سودا ہونے والا ہے۔ حکمرانوں نے عوام مکاؤ' بیروزگار بڑھاؤ کے ایجنڈا پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے۔ لوگ اب مساجد اور امام بارگاہوں میں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ ان مسائل کا حل صرف یہی ہے کہ قومی حکومت بنائی جائے۔

موبل آئل کی قیمتوں میں اضافہ

ملک بھر میں آئل کمپنیوں نے موبل آئل کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے جس کی مقدار 15- فی صد بتائی جاتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں موبل آئل کی قیمت 39 روپے فی لیٹر سے بڑھ کر 45 روپے فی لیٹر تک پہنچ گئی ہے۔ یاد رہے کہ پٹرول کی قیمت حکومت مقرر کرتی ہے۔ جبکہ موبل آئل اور لبریکیٹنگ آئل کی قیمتوں میں اضافہ کا اختیار آئل کمپنیوں کے پاس ہی ہے۔ اس سے عام قیمتوں میں ایک اور مہنگائی کی لہر آنے کے خطرہ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جس کی طرف حکومت کو فوری طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

سول ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ

وفاقی حکومت نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں نئے مالی سال (یکم جولائی 99ء) سے 15- فیصد اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔ وزارت خزانہ نے رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ ریٹائرمنٹ کی عمر کی حد میں کمی کی جائے گی۔ ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن میں بھی اضافہ کیا جائے گا۔ فیصلے کا باضابطہ اعلان جلد ہو گا۔

سر شرم سے جھک گیا

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ غیر ملکی سفیروں کی گاڑیوں پر حملوں سے قوم کا سر شرم سے جھک گیا ہے۔

واجپائی آمد لے ڈوبی

پنجاب حکومت نے واجپائی کی آمد پر شاہی قلعہ کے باہر توڑ پھوڑ کی ذمہ دار لاہور انتظامیہ کمشنر' ڈپٹی کمشنر' ڈی آئی جی' ایس ایس پی' ڈی آئی جی ٹریفک اور ایس پی ایڈمن کو تبدیل کر دیا ہے۔ جماعت اسلامی کے مظاہروں میں برطانیہ' بنگلہ دیش اور ترکی اور پولینڈ سمیت 12- سفارتکاروں کی گاڑیاں تباہ ہوئیں۔ جرمن سفیر کی گاڑی سے پرچم اتار اگیا۔ سری لنکا کے سفیر کو گالیاں دی گئیں۔ انکوائری شروع کر دی گئی ہے۔ سعود عزیز کو ایس ایس پی لاہور اور کمشنر راولپنڈی چوہدری عبدالرؤف کو کمشنر لاہور لگا دیا گیا ہے۔

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کیلئے
محمود جیولرز
دوکان 212381
رہائش 212131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
30: 3 تا 30: 7 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

• وولٹیج سٹیبلائزر • فریج • گیزر
• واشنگ مشین • ایئر کولر • ایئر کنڈیشنر
• کوکنگ رینج • مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
7223347-7239347-7354873

ہمارا نصب العین دیانت • محنت • عمل پیہم
حیون ہاؤس پبلک سکول (دار الصدر غربی ربوہ) رجسٹرڈ
یکم مارچ سے نئے داخلے
نرسری تا ہشتم
مکمل انگلش میڈیم
خاص طور پر ہماری مثالی نرسری اور پریپ کلاسز سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی بنیاد مضبوط اور یقینی بنائیں
پرنسپل: پروفیسر راجا نصر اللہ خان
فون نمبر 211039